ڈاکٹر محمد افضال بٹ
صدر شعبہ اُردو
جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

تحقیق کا روشن ستارہ ڈاکٹر سید عبداللہ

This essay is about a renowned person Dr. Syed Abdullah who kept himself busy in promoting the quality and research work of Urdu literature. He was fully cognizant of the fact that research a researches has to be sensitive, conscious and responsible that only an objective research having a passion and knowhow of literature can complete it.

ڈاکٹر سید عبداللہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔قومی زبان کی ترویج وفروغ کے سلسلے میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔آپ نے تمام عمر تحقیق وتنقید کے کارہائے نمایاں انجام دیئے اور ساری زندگی اردو زبان وادب کی خدمت کے لیے وقف کیے رکھی۔

سید عبداللہ صوبہ سرحد، یزارہ ڈویژن میں پیدا ہوئے۔ایم۔اے فارسی اور ایم۔اے عربی کیا۔۱۹۳۵ء میں ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری حاصل کی۔بہت سے اعزازات اور مصروفیات وتعلیمی وتنظیمی سرگرمیوں میں تمام عمر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔بہت قابل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔۱۹۲۵ء میں ایم۔اے فارسی کا امتحان پاس کیا۔

''اس زمانے میں ان کے اساتذہ میں پروفیسر حافظ محمود شیرانی خان شیرانی، قاضی فضل حق، پروفیسر ایم ایم متر اور پروفیسر اسماعیل کے نام معروف ہیں۔''(۱)

۱۹۵۴ء میں یونیورسٹی اورینٹل کالج میں پرنسپل کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھال لیں۔۱۹۴۸ء میں یونیورسٹی میں ایم۔اے اردو کی کلاس کا اجراء ہوا۔اپنی تدریس کے زمانے میں آپ نے اس شعبے کو ہر لحاظ سے وسعت دی۔

''داخلہ لینے والوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔تحقیقی مقالات (Thesis) لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔اس سے اورینٹل کالج کی تحقیقی روایت میں نہ صرف وسعت ہوئی بلکہ اس کو قائم رکھنے اور آگے بڑھانے میں بھی مدد ملی۔''(۲)

قومی زبان ''اردو'' کی ترویج اور فروغ کے بارے میں سید مرحوم کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔آپ نے یونیورسی اورینٹل

کالج لاہور میں یوم تاسیر کے موقع پر خطبہ السنہ شرقیہ کے حق میں اپنے موقف کو واضح کیا۔اس میں شہر کے ادیب، عالم، وکلا اور فنونِ مشرقی سے دلچسپی رکھنے والے شریک ہوئے۔کالج کے حق میں رائے عامہ مستحکم ہوتی گئی۔

۱۹۶۶ء میں پرنسپل سے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے تو شعبہ ''اردو دائرہ معارف اسلامیہ'' کے صدر بنا دیئے گئے۔

> ''سید صاحب نے اپنی پوری توجہ اس کام کی رفتار کو تیز کرنے میں لگا دی وہ اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں فخر محسوس کرتے تھے اور ان کی خواہش تھی کہ ان کی زندگی میں اس کی تمام جلدیں شائع ہو جائیں۔اب تک اس کی بیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔مزید دو جلدیں بھی زیر طبع ہیں۔اس کا اشاریہ بھی طباعت کے مراحل میں ہے۔مختصر ''اردو دائرہ معارف اسلامیہ'' کا منصوبہ بھی ان کی زندگی میں بن گیا۔''(۳)

۱۹۶۳ء میں یونیورسٹی میں اردو تالیف وترجمہ کے اعزازی ناظم مقرر ہوئے اور آخر تک رہے۔نفاذِ اردو کے لیے اس ادارے سے ۳۶ سائنسی ومعاشرتی موضوعات پر کتابیں شائع کیں۔یونیورسٹی سے باہر مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کے معتمد عمومی کے طور پر کام کرتے رہے۔نہایت محنت اور کوششوں سے اکیڈمی کے طرف سے ۶۴ کتابیں (بشمول چند پمفلٹ) ٹائع ہو چکی ہیں۔مختلف انجمنوں کی طرف بے اردو/قومی زبان کے فروغ کے سلسلے میں منعقدہ متعدد کانفرنسز میں شرکت کرتے رہے ہیں۔فروغ اردو کے لیے فنی مہمات بھی جاری رکھیں۔

> ''اردو کے نفاذ کے سلسلے میں حکومتی اعزازات سے متعلق سفرنامے چھپوا کر حکومت کو یاد دہانی کے طور پر ارسال کیے گئے۔۱۹۷۸ء میں نفاذِ اردو کے سلسلے دستخطی مہم شروع کی۔''(۴)

ابتدائی تحریروں میں سہ روزہ ''جاٹ'' اخبار نکالا اور اس میں لکھتے رہے۔''زمیندار''، ''مدینہ'' اور ''نجات'' کی خبریں نقل کرتے اور ایک مضمون خود لکھتے۔اخبارات میں مضامین لکھتے رہے۔زمیندار میں ''داستان گو'' اور دوسرے قلمی ناموں سے لکھتے رہے۔''انقلاب'' اور ''صحیفہ زندگی'' میں روزنامچے لکھے۔شیرانی کے رسالہ ''خیالستان'' اور چراغ حسن حسرت کے رسالے ''شیرازہ'' میں چھپتے رہے۔

تحقیق وتنقید میں ''اردو ادب''۔۱۸۵۷ء تا ۱۹۶۶ء، مباحث: ڈاکٹر سید عبداللہ کے تحقیقی وتنقیدی مضامین، اردو ادب جنگ عظیم کے بعد، بحث ونظر، اشاراتِ تنقید وغیرہ شامل ہیں۔

اقبال (بشمول پمفلٹس) پر کتب، اردو شاعری، اردو نثر، پاکستانیت/کلچر، فہرست سازی مخطوطات/مطبوعات، فارسی ادب، قومی زبان، ترتیب وتہذیب، غیر مطبوعہ سودات، مقالات، تنقید وتحقیق، تعلیم، تاریخ، اسلامیات، سیاسیات، سماجیات، شخصیات، فہارس مخطوطات/مطبوعات/بشمول عسکوکات، نوادرات، پیش لفظ، تعافر، دیباچے، تبصرے، مقالہ جات کی تحقیقی نگرانی برائے ایم۔اے، پی ایچ ڈی وغیرہ۔آپ کی تحریروں کے مختلف عکس ہیں۔

آپ کے نام مطبوعہ خطوط، کتابیں، پمفلٹس، مطبوعہ مضامین، منظوم خراجِ عقیدت، قطعاتِ تاریخ، اخبارات میں خبریں اور

کالم وغیرہ چھپے اور لکھتے جاتے رہے۔

تحقیق کا رستہ بہت دشوار اور کٹھن ہے۔ ادبی اور علمی معاملات میں ایسی تحقیق جو خطا و سہو سے بھی بری ہو، شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔

''غلطی تحقیق و جستجو کی گھات میں لگی رہتی ہے۔ ادب کا کامل ذوقِ سلیم ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا۔'' (۵)

سید عبداللہ صاحب نے بہت سے تحقیقی و تنقیدی مضامین و مقالات تحریر کیے۔ اپنی کتاب ''مباحث'' جو ان کے تحقیقی و تنقیدی مضامین پر مشتمل ہے۔ مکمل طور پر ان کے تحقیقی مزاج اور تنقیدی رویوں کا مظہر ہے۔ فرماتے ہیں:

''تحقیق کے لغوی معنی کسی شے کی ''حقیقت'' کا اظہار یا اس کا اثبات ہے۔ اصطلاحاً یہ ایک ایسے طرز مطالعہ کا نام ہے جس میں ''موجود مواد'' کے صحیح یا غلط کو بعض مسلمات کی روشنی میں پرکھا جاتا ہے۔'' (۶)

اپنے مضمون ''تحقیق و تنقید'' میں لکھتے ہیں:

''حالی 'مقدمہ شعر و شاعری' میں تو صرف ناقد کے روپ میں جلوہ گر ہوئے ہیں مگر 'حیات سعدی'، 'یادگارِ غالب' اور 'حیات جاوید' میں ان کی ناقدانہ حیثیت ضمنی ہے۔ سوانح نگارانہ حیثیت اصولی ہے۔ چنانچہ ان کتابوں میں امر واقعہ کی تحقیق ہی مقصود بالذات ہے۔ ان وجوہ سے کم و بیش پچاس سال تک تنقید اور تاریخ نگاری تقریباً باہم یک جان رہیں اور امر واقعہ کی تحقیق کا رجحان ہماری تنقید میں اس درجہ غالب رہا کہ اردو کے پہلے نقاد محقق ہی کہلائے۔'' (۷)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''میں دیانت داری سے کہتا ہوں کہ اس طریق کار کے سبب اردو نقاد اور تنقید دونوں کے متعلق قارئین کا اعتقاد اٹھتا جاتا ہے اس کا باعث بھی یہی ہے کہ تنقید میں تحقیق کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ نقاد صرف ذوقیات کا محکوم بن جاتا ہے اور امر واقعہ کی تحقیق کو اپنے دائرے سے باہر کی چیز سمجھتا ہے۔ میں نے تحقیق و تنقید کی ہم آہنگی اور ہم رکابی پر زیادہ زور اس لیے دیا ہے کہ ہماری تنقید کو تحقیق کی کمی کی وجہ سے بڑا نقصان پہنچ رہا ہے۔'' (۸)

ڈاکٹر سید عبداللہ اپنے تحقیقی مضمون ''اردو زبان کی تعمیر میں مسلمانوں کا خاص حصہ'' میں ایک جگہ اپنے تحقیقی رنگ میں کچھ یوں لکھتے ہیں:

''اصنافِ شاعری میں غزل، قصیدہ، رباعی، قطعہ، مثنوی، مخمس، مسدس، مستزاد وغیرہ تمام تر فارسی سے ماخوذ ہو کر فارسی ہی کی روایات و شرائط کے ساتھ اردو میں ترقی پذیر ہوئے۔ خالص ہندی اصناف کا رواج اردو میں بہت کم ہوا۔ نسبتاً جدید تر زمانے میں اردو میں گیت نے رواج پایا ہے اور دوہے بھی لکھے گئے ہیں مگر حفیظ کے ماسوا اردو گیتوں کی روح سے زیادہ ہندی کے قریب سمجھی جاتی ہے۔ (یہ اردو اور ہندی کا فرق کیا

ہے؟ بس اسی سوال کے جواب میں اس سارے سوال کا جواب ہے۔''(۹)

اپنے ایک مضمون ''اردو میں آپ بیتی'' میں ایک محققانہ نظر ڈالتے ہوئے گوئٹے کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس ضمن میں گوئٹے کی آپ بیتی پر نظر ڈالئے۔ گویئے کی شخصیت.....دلچسپ اور ہنگامہ خیز تھی اور خیال افروز بھی۔ لیکن جب لدئیں نے گوئٹے کی زندگی لکھی تو اسے سب سے زیادہ اس کی خودنوشت، سوانح عمری نے پریشان کیا۔ گوئٹے کا انداز بیان رومانی تھا سا کی طبیعت میں گرم جوشی اور اس کے قلم کو حقیقتوں سے نکل کر تخیل کی دنیا میں گل گشت کرنے کی عادت تھی۔ وہ ذرا سی بات کو کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے۔''(۱۰)

ڈاکٹر سید عبداللہ اپنے تحقیقی مضمون/ مقالے میں ولی دکنی کے فن پر اپنے محققانہ طرز خیال کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ولی کے تنزیہی رجحان کی ایک صورت مشابہتوں میں مبالغہ کے ذریعے لاانتہائیت اور ماورائیت کا احساس پیدا کرنا ہے۔ یہ خصوصیت عام صوفی شعراء کے کلام میں ملتی ہے۔ ولی بھی اس خصوصیت میں شریک ہیں۔ ولی کو دریا کی وسعتوں اور آفتاب کی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی تابانیوں کے تصور سے بڑی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

کیا ہو سکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب
تجھ حسن کی اگن کا ہے ہرا خگر آفتاب (۱۱)

ڈاکٹر سید عبداللہ کے تحقیقی کاموں کی فہرست طویل ہے جس کو احاطہ تحریر میں لانا گویا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگا اور لاہور کے تحقیقی دبستان کے اس اہم ستون کے ساتھ ناانصافی ہوگئی تاہم زیر تحریر اسائنمنٹ کے خاکے کے مطابق اس تحقیقی دبستان کے ایک اور اہم ستون ڈاکٹر وحید قریشی کے بارے میں ایک مختصر جائزہ لینا بھی ناگزیر ہے۔

حوالہ جات

۱ ۔ سید جمیل احمد رضوی، ڈاکٹر سید عبداللہ (کتابیات)، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۹ء، ص:۹

۲ ۔ ایضاً، ص:۹

۳ ۔ ایضاً، ص:۱۰

۴ ۔ ایضاً، ص:۱۰

۵ ۔ آمنہ صدیقی، افکارِ عبدالحق، کراچی، اردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۶۲ء، ص:۱۰۱

۶ ۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، مباحث، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۵ء، ص:۳۶۵

۷ ۔ ایضاً، ص، ۳۶۸

۸ ۔ ایضاً، ص:۳۷۳

۹ ۔ ایضاً، ص:۱۴۷

۱۰ ۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، اردو میں آپ بیتی، مشمولہ: اردو نثر کا فنی ارتقاء، فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، لاہور، الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص:۳۵۵

۱۱ ۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، جمال دوست، اسلوب پرست ولی، مشمولہ: بہترین ادب ۔ ۱۹۵۴ء، مرتبین: مرزا ادیب، وزیر آغا، لاہور گوشہ ادب، ۱۹۵۵ء، ص:۲۱۔۲۲